نعتیہ مجموعہ

گلبنِ باغِ نور

نتیجۂ قلم

خلیفۂ امین شریعت و تاج الشریعہ

ابو علوان محمد اشرف رضا قادری

چیف ایڈیٹر امین شریعت سہ ماہی

امین شریعت دارالمطالعہ

بلودا بازار چھتیس گڑھ

گود میں عالمِ شباب حالِ شباب کچھ نہ پوچھ!
"گلبنِ باغِ نور" کی اور ہی کچھ اٹھان ہے
رضؔا بریلوی

شرف انتساب

حسان الہند اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کنزالکرامت جبل الاستقامت
الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی

شہنشاہِ سخن استادِ زمن برادرِ اعلیٰ حضرت
حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد حسن رضا خاں حسنؔ بریلوی

شہزادۂ استاذ زمن استاذ العلماء
حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد حسنین رضا خاں بریلوی

جگر گوشۂ علامہ حسنین رضا خاں، شبیہ مفتیٔ اعظم ہند مخدوم چھتیس گڑھ
امین شریعت حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد سبطین رضا خاں بریلوی

علیہم الرحمہ

نام کتاب	:	گلبن باغِ نور
شاعر	:	ابوعلوان محمد اشرف رضا قادری
کمپوزنگ	:	حافظ محمد اسلم رضا قادری، بلودا بازار چھتیس گڑھ
تزئین	:	محمد ہاشم دہلی
نمودِ اوّل	:	۲۰۲۳ء
باہتمام	:	امین شریعت دار المطالعہ، بلودا بازار چھتیس گڑھ

Contact:

Ashraf Raza Qadri

AMINE SHARIAT DARUL MUTALA
BHAI PROVISION STORE, OLD BUS STAND, BALODA BAZAR
DIST.: BALODA BAZAR BHATAPARA (C.G.)
PIN: 493332, MOB. :+91 98378-17726
92ashrafrazakhan@gmail.com

فہرست

پیش لفظ

ابو علوان محمد اشرف رضا قادری

فارسی اور اردو ادبیات کے وسیع ذخائر میں نعتیہ شاعری اپنی وسعت و فراوانی کے علاوہ اپنے منفرد اسلوبِ بیان، مخصوص رنگ و آہنگ، ممتاز زاویۂ فکر و نظر اور ہمہ گیر تاثیر و مقبولیت کی بنا پر اس بات کی مستحق ہے کہ اس کو دنیا کی کسی بھی متمدن زبان اور ترقی یافتہ ادب کے زمرے میں رکھا جائے اور اسے ایک منفرد و ممتاز صنفِ سخن قرار دیا جائے۔ تقدیسی شاعری میں نعت گوئی کو جو انفرادی حیثیت حاصل ہے، اس کے سبب یہ مبارک صنف اربابِ شعر و ادب سے خصوصی اور تفصیلی مطالعہ کا مطالبہ کرتی ہے۔ الحمدللہ ماضی کے مقابلے میں اس وقت نعت گوئی ترقی کی شاہراہ پر گام زن ہے۔ قدیم روش سے ہٹ کر نعتیہ شاعری میں اب نت نئے مضامین و اسالیب وجود میں آرہے ہیں۔ غزل کے بعد یہ واحد صنف ہے جو کمیت و کیفیت کے لحاظ سے دیگر اصنافِ سخن سے آگے ہے۔

برصغیر پاک و ہند کے مذہبی حلقوں میں شروع سے اردو نعتیہ شاعری کا رواج رہا ہے۔ اہلِ مدارس اور اربابِ خانقاہ نے اسے کافی عروج بخشا ہے۔ علمائے کرام و مشائخِ طریقت نے نعت گوئی کو فن سے زیادہ عقیدت کے طور پر برتا ہے۔ خالص نعت گو ہندوستانی شعرائے عظام کی ایک لمبی فہرست ہے، جس میں سرِ فہرست مجدّد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ ہیں۔ آپ کا نعتیہ مجموعہ ''حدائق بخشش'' عشق و عقیدت کی زبان میں لکھی گئی وہ کتاب ہے، جو سرمایۂ عقیدت ہونے کے ساتھ فکر و فن کا بھی ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ موصوف کی حیثیت ''امامِ نعت گویاں'' کی ہے۔ نعتیہ شاعری کیسے کی جاتی ہے اور اس کا اسلوب و انداز کیا ہونا چاہیے؟ یہ سبق ہمیں ''حدائقِ

بخشش'' سے ملتا ہے۔ مرشدِ طریقت، نبیرۂ اعلیٰ حضرت واستاذِ زمن رہبرِ شریعت شبیہ مفتی اعظم ہند حضور امین شریعت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد سبطین رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمہ کی خدمتِ بابرکت میں دس بارہ سال کا طویل عرصہ گذارنے کے بعد اعلیٰ حضرت کی تہہ دار شخصیت سے واقف ہونے کے ساتھ ان کے نعتیہ کلام کا بھی شیدا ہو گیا تھا۔

الحمد للہ! فقیر حقیر سراپا تقصیر راقم الحروف کو نعت گوئی کے اصول وآداب حضور امین شریعت علیہ الرحمہ سے سیکھنے کا شرف حاصل ہے۔ فقیر کے پاس جو کچھ بھی علمی وادبی سرمایہ ہے، وہ حضرت کی خدمت اور فیضانِ نظر کا نتیجہ ہے۔ شاعری کے میدان میں با ضابطہ قدم رکھنے کے بعد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی زمین میں نعتیں کہنے کا کافی دنوں سے دل میں اشتیاق تھا۔ زیر نظر مجموعہ ''گلبنِ باغِ نور'' اسی تمنائے دلی کا عملی مظاہرہ ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا نور اللہ مرقدہ کی نعتیہ شاعری کو سمجھنا بجائے خود ایک دقت طلب کام ہے، چہ جائیکہ ان کی نعتیہ زمین میں نعت لکھی جائے !!!

بہر کیف! پھر بھی کوشش کی گئی ہے۔ اہل علم وادب سے گذارش ہے کہ کلام میں جہاں غلطیاں دیکھیں، راقم کو غائبانہ لعن طعن کرنے کے بجائے اطلاع کریں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جا سکے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم تمام سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو نعت پاک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھنے، پڑھنے اور سننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کشت رضا میں گلِ اشرف کی خوشبو

محمد اشفاق احمد غوری

ایڈ منسٹر نعت آشنا سوشل میڈیا نیٹ ورک (پاکستان)

نعت محض ایک سہ حرفی لفظ یا صرف ایک صنفِ سخن نہیں ہے بلکہ نعت ایک پوری کائنات ہے۔ اگرچہ پوری کائنات بھی نعت ہی ہے اور اس دعوے کے حق میں کائنات میں موجود ہر شئ کو بطور دلیل پیش کیا جا سکتا ہے لیکن آج میرا موضوع اول الذکر یعنی کائنات نعت ہے سو اسی پر گفتگو رہے گی۔

کائنات نعت کی نیو، اساس یا بنیاد ورفعنا لک ذکرک ہے۔ اور جس کائنات کی بنیاد ہی اتنی ارفع و اعلیٰ ہو اس کی رفعت و عظمت کو ممکن نہیں کہ حیطۂ فہم و ادراک میں لایا جا سکے۔

ورفعنا لک ذکرک خالق و مالک وحدہ لاشریک کا اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک وعدہ ہے اور اس وعدے کی تکمیل کے لیے منتظم نظامِ قدرت نے اپنی شان کے مطابق شاندار اور بے شمار انتظامات فرمائے ہیں۔ نعت بھی ایفائے وعدۂ ورفعنا لک ذکرک کا ایک خوب صورت اور لطیف انتظام ہے۔ نعت کے کئی شعبے ہیں جن میں تخلیقِ نعت، ترقیمِ نعت، ترویجِ نعت، فروغِ نعت، اصلاحِ نعت، نشر و اشاعتِ نعت، سماعتِ نعت، نعت خوانی اور دیگر بے شمار شعبہ ہائے نعت ہیں اور ہر شعبے میں کئی کئی شعبے ہیں اور ان تمام شعبوں میں چنیدہ کارکنان، ''ورفعنا لک ذکرک'' کے وعدے کی تکمیل کے لیے مقرر اور کوشاں رہتے ہیں اور یہ سب کارکنان نعت کار کہلاتے ہیں۔

یہ نعت کار ایسے خوش مقدر لوگ ہوتے ہیں جن کو پہلے تو فکر و فن کی رفعتوں سے آشنا کر کے حرف کے جواہر اور توفیق نعت سے سرفراز کیا جاتا ہے اور بعد ازاں نعت کی نوکری دے کر دنیا اور آخرت میں بے بہا نوازشات کا باب وا کر دیا جاتا ہے اور ان پر کی جانے والی نوازشات میں ایک نوازش یہ ہے کہ یہ نعت آشنا ہمہ وقت حاضری اور حضوری کی کیفیات سے محظوظ ہوتے رہتے ہیں۔

ایسے ہی خوش مقدر نعت کاروں میں ایک خوش مقدر علامہ اشرف رضا قادری بھی ہیں۔ کسی بھی تخلیق کار کی تخلیق ہی اس کا سب سے بہترین تعارف ہوا کرتی ہے۔ حضرت مولانا اشرف رضا قادری سے میری ذاتی واقفیت نہیں ہے لیکن ان کی تخلیقات کی وقعت اور اہمیت کو دیکھتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں کہ ان سے شناسائی نہ ہونا میری کم نصیبی تھی لیکن آج میں انہیں اچھے سے جانتا ہوں کیوں کہ ان کا بہترین تعارف یعنی ان کی تخلیقات میرے سامنے ہیں۔ اشرف رضا کی تخلیقات پر نظر ڈالیے:

☆ اے عشق ترے صدقے (نعتیہ مجموعہ)
☆ تضمین اشرف (استاذ زمن کی پچاس نعتوں پر تضامین)
☆ منظوم سوانح امین شریعت
☆ منظوم سوانح تاج الشریعہ
☆ خیابان اشرف (استاذ زمن کی نعتوں کا مجموعہ

اشرف رضا کی تمام تخلیقات کا مرکز ومحور خانوادۂ اعلیٰ حضرت ہے اور یہ ایسی سعادت ہے جس پر رشک کیا جا سکتا ہے۔ مولانا موصوف کا زیر نظر مجموعۂ نعت "گلبن باغِ نور" بھی اعلیٰ حضرت کی زمینوں پر کہی گئی نعوت پر مشتمل ہے جس کا ایک ایک لفظ خوشبوئے رضا سے مہکا ہوا ہے۔ چند مطلعے دیکھئے:

انبیاء و مرسلیں کا قافلہ سالار ہے
دونوں عالم کا مسیحا احمدِ مختار ہے

کعبۂ جاں، جانِ ایماں، جانِ ایقاں، جانِ جاں
زینت محراب و منبر دینِ برحق کی اذاں

آشفتہ حال بندوں کی اللہ لے خبر
اورنگِ دو جہاں کے شہنشاہ لے خبر

میں نعت ہوں، مدیحِ رسالت مآب ہوں
دنیائے فکر و فن کا حسیں انتخاب ہوں

چراغِ نعت سے میلاد کی محفل سجانی ہے
اسی حسن عمل کا نام ناداں زندگانی ہے

کلکِ قدرت نے ترِی صورت سنواری واہ واہ
تیری سیرت کے محل کی پائداری واہ واہ

حضرت مولانا اشرف رضا قادری کے کلام میں فکر رضا، قرآن وحدیث کے مضامین، سیرت اور صورت نبوی، جمال وکمال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوامر ونواہی، عقیدہ وعقیدت، حب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت طلبی، استغاثہ، حضوری کا ذوق، مدینہ منورہ کی زیارت کی خواہش اور اپنے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پایاں محبت کا اظہار جیسے مشکبار موضوعات کا خوب صورت مرقع ہے اور مولانا موصوف نے ان مضامین کو بڑی خوب صورتی اور مہارت سے منظوم کیا ہے۔

پوری کتاب میں بھرتی کا مصرع تو کیا ایک لفظ بھی ڈھونڈے سے نہیں ملتا، اللہ تعالی نے انہیں لفظوں کو برتنے کا ہنر دیا ہے۔ مصرع سازی کی مہارت دی ہے، فکر وفن کو رفعت آشنا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی کاوشات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کے ہر ہر حرف کے عوض دنیا و عقبیٰ میں اپنی شان کے مطابق بے بہا انعامات سے نوازے۔ آمین یارب العالمین

✿✿✿

چراغِ نعت سے میلاد کی محفل سجانی ہے
اسی حسنِ عمل کا نام ناداں زندگانی ہے

نبی سچے، نبی کی بات سچی، دین بھی سچا
جسے کہتے ہیں ایماں وہ صداقت کی کہانی ہے

وہ اپنی گفتگو میں علم کا دریا بہاتے ہیں
نبی کا قولِ برحق بالیقیں کنز المعانی ہے

اے نجدی دیکھ لے اعجاز سلطانِ دو عالم کا
زمیں پر ان کا سایہ ہے نہ کوئی ان کا ثانی ہے

مقامِ خُلّت و محبوبیت یکساں نہیں ہوتا
کہیں پہ "اُدن منی" ہے کہیں پہ "لن ترانی" ہے

عیاں ہے یہ حقیقت آیتِ "فوزاً عظیما" سے
اطاعت ہادیِ عالم کی وجہِ کامرانی ہے

برائے میہمانی منتظر ہے باغ جنت کا
پئے ناموسِ دیں جس نے بھی مر مٹنے کی ٹھانی ہے

بنایا ہے خدا نے ان کو اپنا نائبِ مطلق
زمین و آسماں پر مصطفیٰ کی حکمرانی ہے

برائی روز اشرفؔ بڑھ رہی ہے دارِ فانی میں
یہ دورِ فتنہ سامانی قیامت کی نشانی ہے

۞۞۞

تجھ سے روشن ہے جہاں شمعِ شبستانِ عرب
مرحبا جانِ عجم صلِّ علیٰ شانِ عرب

قطرہ، دریا ہے تو ذرّہ ہے مثالِ انجم
نزدِ عُشاق ہیں گُل، خارِ مُغیلانِ عرب

کب تلک میں رہوں طوفانِ خزاں کی زد میں
کشتِ جاں سبز ہو اے ابرِ بہارانِ عرب

عظمت و رفعت و شہرت ہوئی قدموں پہ نثار
زیرِ احسان ہیں سب آپ کے سلطانِ عرب

سبز گنبد ہے اگر عرشِ بریں کا طغریٰ
گلشنِ خلد سے بڑھ کر ہے گلِستانِ عرب

پوچھو ''لو لاکَ لَما'' سے یہ حقیقت واعظ
بزمِ کونین سجی ہے پئے مہمانِ عرب

جانِ و دل، ہوش و خرد کر کے فدا بلبلِ جاں
خود کھنچی جاتی ہے سوئے گلِ خندانِ عرب

ہائے افسوس کہ اب آ گیا وقتِ رخصت
چھوڑ کر کیسے تجھے جاؤں بیابانِ عرب

منتظر اشرفِ عاصی ہے زیارت کے لئے
ہو عنایت کی نظر اس پہ اے سلطانِ عرب

۞۞۞

نورِ خدائے پاک کا جلوہ کہوں تجھے
کُل انبیا میں افضل و اعلیٰ کہوں تجھے
نوری کہوں کہ نور سراپا کہوں تجھے
بی آمنہ کا راج دلارا کہوں تجھے
گلشن، گلاب، چمپا، چنبیلی و نسترن
گلزارِ قُدس کا گُلِ زیبا کہوں تجھے
بخشی ہے رب نے تجھ کو دو عالم کی سلطنت
اس واسطے روا ہے جو مولیٰ کہوں تجھے
بجھتی ہے تیری ذات سے تشنہ لبوں کی پیاس
بل کھاتا جود و فیض کا دریا کہوں تجھے
تجھ سا کوئی زمانے میں پیدا نہیں ہوا
بعد از خدا بزرگ ہمیشہ کہوں تجھے
شہرِ مدینہ تیری فضیلت ہو کیا بیاں
شامِ حسیں کہ صبحِ دل آرا کہوں تجھے
اشرفؔ رضا تو مثلِ رضا برملا یہ کہہ
''خالق کا بندہ، خلق کا آقا کہوں تجھے''

۞۞۞

قربان جس پہ جان فلاح و ظفر کی ہے
وہ ساعتِ سعید مبارک سفر کی ہے

ناداں ادب کا ہر گھڑی رکھنا یہاں خیال
یہ بارگاہ مالکِ جن و بشر کی ہے

پیشِ نظر ہے جلوۂ محبوبِ کبریا!!
قسمت عروج پر مری چشمانِ تر کی ہے

فی الفور جاں بلب کو جہاں ملتی ہے شفا
کیا بات اے مسیحا ترے خاکِ در کی ہے

پل بھر میں سارے رنج و الم دور ہو گئے
کیا بات مصطفیٰ کے کرم کی نظر کی ہے

فرطِ ادب سے نامِ مدینہ بتا دیا
پوچھا جو زائروں نے کہ نہضت کدھر کی ہے

توہین مصطفیٰ کی جو کرتے ہیں ہر گھڑی
تیار ان کے واسطے آتش سقر کی ہے

پہنچوں مدینہ، روضے کی جالی کو بوسہ دوں
سرکار آرزو یہی خستہ جگر کی ہے

فکر و قلم کو صدقۂ حسّان ہو عطا
بس التجا یہ اشرفؔ شوریدہ سر کی ہے

۞۞۞

عقل سے ہے ماورا عظمت رسول اللہ کی
عرشِ حق سے ہے بلند رفعت رسول اللہ کی

مرحبا صد مرحبا شوکت رسول اللہ کی
حبّذا صد حبّذا سطوت رسول اللہ کی

با ادب ہو جا قلم، اے فکر ہو جا با وضو
کرنی ہے اب شوق سے مدحت رسول اللہ کی

لا مکاں کی سیر کرکے پل میں واپس ہوگئے
دیکھیے پرواز کی طاقت رسول اللہ کی

رب ہے مُعطی، وہ ہیں قاسم، مالکِ کُل ہیں وہی
کھا رہا ہے کُل جہاں نعمت رسول اللہ کی

مظہرِ حسنِ ازل کو دیکھ کر شمس و قمر
بول اٹھے کیا خوب ہے طلعت رسول اللہ کی

شمس کو واپس بلایا، چاند دو ٹکڑے کیے
منکرو تم دیکھ لو قدرت رسول اللہ کی

ہو نہیں سکتا وہ مومن جو ہے گستاخِ نبی
شاملِ ایمان ہے عزت رسول اللہ کی

''ما رمیتَ اذ رمیتَ'' سے یہی ظاہر ہوا
حق کی ضربت گویا ہے ضربت رسول اللہ کی

اعلیٰ حضرت، مرشدی سبطین کی تقلید میں
کیجیے اشرفؔ رضا مدحت رسول اللہ کی

✿✿✿

میں نعت ہوں، مدیحِ رسالت مآب ہوں
دنیائے فکر و فن کا حسیں انتخاب ہوں
شکرِ خدائے پاک! بڑا کامیاب ہوں
فیضِ شہِ انام سے میں فیضیاب ہوں
اس لالہ رخ کی حسرتِ دیدار میں کبھی
ٹپکا تھا جو نگاہوں سے وہ خونِ ناب ہوں
شمس و قمر کو آنکھیں دکھاتا ہوں شان سے
ذرّہ تمہارا اے شہِ گردوں جناب ہوں
عشقِ رسولِ پاک نے بخشا ہے وہ مقام
باغِ جہاں کا ایک شگفتہ گلاب ہوں
ہجرِ نبی میں جو کہ دھڑکتا ہے صبح و شام
قسمت سے میں وہی دلِ پُر اضطراب ہوں
رزقِ سخن عطا ہو شہنشاہِ بحر و بر
اہلِ سخن کے سامنے کوری کتاب ہوں
جسمِ نبی سے مس ہے جو ٹکڑا زمین کا
کہتا ہے وہ میں عرشِ بریں کا جواب ہوں
اشرفؔ ہوں میں بھی ایک ثنا خوانِ مصطفیٰ
شعر و سخن کے پھولوں میں مثلِ گلاب ہوں

۞۞۞

آشفتہ حال بندوں کی للہ لے خبر
اورنگِ دو جہاں کے شہنشاہ لے خبر
ظلم و جفا کے تیر سے ہم ہیں لہو لہان
اپنے غلاموں کی شہِ ذی جاہ لے خبر
رنجور ہوں، میں سنگِ ملامت سے چور ہوں
نازل ہوئی ہے آفتِ جاں کاہ لے خبر
دامن پسارے، اشک کا تحفہ لیے ہوئے
دہلیز پر کھڑا ہوں مرے شاہ لے خبر
کس سے کروں سوال، کہاں جاؤں خضرِ راہ!
کھائی ہے پیچھے، سامنے ہے چاہ لے خبر
دشوار زندگی ہے، قیامت کا ہے سماں
امت کے حالِ زار سے آگاہ لے خبر
کب تک میں یوں ہی آنسو بہاتا رہوں شہا
حد ہو گئی ہے صبر کی اب، آہ لے خبر
کالی گھٹا ہے، برق ہے، باراں ہے، سخت رات
میں تک رہا ہوں کب سے تری راہ لے خبر
چاروں طرف سے رنج و الم کا ہجوم ہے
اشرفؔ ہے تیرا بندۂ درگاہ لے خبر

با وقاروں سے بھی ہے بڑھ کے وقارِ عارض
تجھ پہ سو جان سے قربان بَہارِ عارض

رشک کرتے ہیں اسے دیکھ کے حور و غِلماں
کتنے پُر کیف ہیں یہ نقش و نگارِ عارض

تو ہے سرکار کے پُر نور بدن کا حصہ
ظلمتِ دل میں اجالا ہو نَہارِ عارض

رب نے بخشی ہے اسے عظمت و رفعت ایسی
مرد و زن، پیر و جواں سب ہیں نثارِ عارض

باغِ جاں، کشتِ سخن کب سے ہے پامالِ خزاں
کر دے سر سبز اسے ابرِ بَہارِ عارض

بجلیاں اہلِ خرد پر ہیں گرائی ایسی
جتنے ہیں اہلِ نظر سب ہیں شکارِ عارض

کیوں نہ پھر خامۂ اشرفؔ لکھے اس کی مدحت
جب کہ قرآن ہے خود مدح نگارِ عارض

۞۞۞

وہ سوئے مَرغ زار پھرتے ہیں
بن کے ابرِ بہار پھرتے ہیں

اس گلِ قدس کی معیّت میں
لالہ و گُل ہزار پھرتے ہیں

رتبۂ شاہِ انبیا دیکھو
قدسی گردِ مزار پھرتے ہیں

آل و اصحابِ مصطفیٰ، بن کر
نازشِ روزگار پھرتے ہیں

عشقِ سرکار میں فنا ہوکر
کتنے ہی دل فگار پھرتے ہیں

کوچۂ مصطفیٰ میں عاشقِ زار
کس قدر بے قرار پھرتے ہیں

قوم مسلم کی خیر ہو آقا
ہر طرف تھانے دار پھرتے ہیں

اپنے سینے میں لے کے اے اشرفؔ
ہم دلِ داغ دار پھرتے ہیں

✿✿✿

چل قلم اور لکھ عقیدت سے قصیدہ نور کا
پڑھ زباں! فرطِ محبت سے ترانہ نور کا
نورِ حق سے ہر طرف ہے بول بولا نور کا
ظلمتیں جی بھر کے اب لیتی ہیں صدقہ نور کا
دیکھنا چاہے اگر کوئی سراپا نور کا
دیکھ لے وہ آمنہ کے گھر میں بچّہ نور کا
مصطفیٰ، شمس الضحیٰ کے عارضِ پُر نور نے
اپنے اوپر ڈال رکھّا ہے دوشالہ نور کا
خامۂ قدرت کی حسنِ دست کاری دیکھیے
شکلِ احمد میں تراشا رب نے پُتلا نور کا
ان کے نوری جسم کا سایہ نہ پڑتا خاک پر
بارہا دنیا نے دیکھا ہے کرشمہ نور کا
ہو گیا ظلمت کا سینہ چاک عکسِ نور سے
نور سے آٹھوں پہر بہتا ہے دریا نور کا
سارے احکام و قوانینِ مذاہب ہو گیے
کالعدَم جب آپ پر اُترا صحیفہ نور کا
نور کے سانچے میں تجھ کو بالیقیں ڈھالا گیا
''تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا''
نور کا پرتو نظر آتا ہے ہر اِک چیز میں
نورِ نورِستان تیرا آستانہ نور کا
نورِ سرکارِ دوعالم کے وسیلے سے خدا
خامۂ اشرف کو دے دے ایک ٹکڑا نور کا

کلکِ قدرت نے تری صورت سنواری واہ واہ
تیری سیرت کے محل کی پائداری واہ واہ

مصطفیٰ کے وصف کی سرسبز کیاری واہ واہ
باغِ فن میں نعت کی بادِ بہاری واہ واہ

جامعِ جملہ محاسن، حاملِ فضل و کمال
ہو رہی ہے ساری دنیا میں تمہاری واہ واہ

زہد کی تعلیم تجھ سے لیتے ہیں کُل اتقیاء
منبعِ تقویٰ تری پرہیز گاری واہ واہ

ہر گھڑی صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ کے ورد سے
میرے خستہ حال دل کی سازگاری واہ واہ

رنج وغم میں جب کہا ہم نے اغثنی یا رسول
لگ گئی ساحل سے پھر کشتی ہماری واہ واہ

اپنے الطافِ کریمانہ سے اے جانِ مسیح
دور کر دی تو نے میری نابکاری واہ واہ

رات کی تنہائیوں میں اپنی امّت کے لیے
رب کے آگے مصطفیٰ کی آہ و زاری واہ واہ

محفلِ قصرِ دنیٰ میں جو ہوئی تھی گفتگو
خاص تھی وہ گفتگوئے راز داری واہ واہ

پل رہے ہیں تیرے ٹکڑوں پر سگانِ کوئے تو
بھر رہے ہیں جھولیاں در سے بھکاری واہ واہ

دعوت و تبلیغ سے پیدا کیا اک انقلاب
زندگی رب کی اطاعت میں گزاری واہ واہ

نعت گوئی، مدح خوانی کی بدولت آپ نے
زندگی اشرفؔ رضا کی ہے سنواری واہ واہ

کثرتِ وصف میں وحدت کا نمونہ دیکھو
شکلِ سرکار میں قدرت کا کرشمہ دیکھو
دیکھنا ہے تو رخِ حضرتِ والا دیکھو
رب کے محبوب کا پُر کیف سراپا دیکھو
زائرو! آؤ حسیں گنبدِ خضریٰ دیکھو
کعبہ مشتاق ہے جس کا وہی کعبہ دیکھو
سارے شہروں سے حسیں شہرِ مدینہ دیکھو
فرش پہ عرش کا پُر کیف نظارہ دیکھو
سبز گنبد ہے یا پھر خلد کا منظر ہے کوئی
روشنی پھوٹتی ہے جس سے وہ روضہ دیکھو
با وضو کر کے نگاہوں کو سرشکوں سے بہ شوق
مظہرِ حسنِ خداوند کا جلوہ دیکھو
جس کی عظمت پہ ہیں قربان رسولانِ عظام
تاج والے شہِ بطحا کا عمامہ دیکھو
قبرِ انور کو مَلَک چومتے ہیں آٹھوں پہر
مصطفیٰ جانِ دو عالم کا یہ رتبہ دیکھو
گلشنِ طیبہ کی پُر کیف سیاحت کے لیے
قُمریِ جاں کا شب و روز چہکنا دیکھو
''حمد'' سے ''ناس'' تک آقا کے فضائل ہیں بیاں
''سیرتِ پاک'' کا قرآں میں اُجالا دیکھو
وادیِ قلب میں الہام کی صورت اشرفؔ
حرفِ مدحت کا بصد شوق اترنا دیکھو

۞۞۞
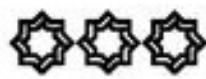
نعتِ سرکارِ دو عالم گنگناتے جائیں گے
اپنے خوابیدہ مقدّر کو جگاتے جائیں گے
حشر میں سلطانِ بطحا مسکراتے جائیں گے
خرمنِ عُشاق پر بجلی گراتے جائیں گے
گرمیِ محشر کی سختی سے بچانے کے لیے
مجرموں کو اپنے دامن میں چُھپاتے جائیں گے
ان کے الطاف و عنایت کا نہیں کوئی حساب
خود خزانے دیں گے اور رب سے دلاتے جائیں گے
حشر کے دن ڈگمگائیں گے جب امّت کے قدم
ربِّ سلِّم کی صدا دے کر بچاتے جائیں گے
سائلو! دامن سخی ابنِ سخی کا تھام لو
حشر تک وہ جود کا دریا بہاتے جائیں گے
حشر کے دن ہم لواء الحمد کے سایہ تلے
ان کی مدحت کا ترانہ گنگناتے جائیں گے
اپنے ماتھے پر شفاعت کا سجائے تاج وہ
حشر کے دن مجرموں کو بخشواتے جائیں گے
حفظِ ناموسِ رسالت کے لیے ہنستے ہوئے
عاشقانِ مصطفیٰ گردن کٹاتے جائیں گے
تھی خبر جس دن کی وہ دن آ گیا حسرت زدو!
صبر سے لو کام وہ بگڑی بناتے جائیں گے
مصطفیٰ کی مدح کر کے ہم بھی اے اشرفؔ رضا
ان کے مدّاحوں میں نام اپنا لکھاتے جائیں گے

۞۞۞

مثلِ گُلزار مہکنے والے
راہ پاتے ہیں بھٹکنے والے
فکرِ امت میں شہِ کون و مکاں
سجدے میں رونے بِلکنے والے
شاخِ گلزارِ مدینہ پہ مرے
طائرِ جاں ہیں چہکنے والے
خوشبوئے سرورِ عالم اللہ!
مرحبا میرے مہکنے والے
سائلو! تھام لو دامن ان کا
وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے
اہلِ باطل کے نشیمن پر تم
برق کی مثل لپکنے والے
مثلِ پروانہ ہیں سارے عشّاق
آپ پر جان چھڑکنے والے
مرحبا گُلشنِ مدحت میں تم
خوب اشرفؔ ہو چہکنے والے

۞۞۞

انبیا و مرسلیں کا قافلہ سالار ہے
دونوں عالم کا مسیحا احمدِ مختار ہے

خوش ادا، گلگوں قبا، رشکِ قمر، لعل و گہر
جز تمہارے کون قدرت کا حسیں شہکار ہے

نور سے معمور ہے سرکار کا سارا وجود
غیرتِ شمس و قمر ان کی حسیں پیزار ہے

مجرموں کو ان کی رحمت بخشوائے گی ضرور
فکرِ محشر کیوں ہو جب شافع شہِ ابرار ہے

لوٹتے ہیں جھولیاں بھر کر فقیر و بے نوا
سارے درباروں سے اعلیٰ آپ کا دربار ہے

با ادب سر کو جھکاتے ہیں وہاں حکامِ وقت
عظمت و رفعت کی حامل آپ کی سرکار ہے

عظمت و ناموسِ سرکارِ دو عالم کے لیے
بچّہ بچّہ سر کٹانے کے لیے تیار ہے

گردشِ دوراں سے ہم ڈرتے نہیں ہیں اس لیے
ناصر و حامی ہمارا سیدِ ابرار ہے

سخت آندھی، ناؤ ٹوٹی، برق و باراں بے حساب
آپ گر کر دیں کرم امت کا بیڑا پار ہے

مالکِ جنّ و بشر، کیجے عنایت کی نظر
آپ کا اشرؔف یہاں مجبور اور لاچار ہے

✿✿✿

ہے کمالِ حق عیاں ان کے کمالی ہاتھ میں
اور جمالِ رب ہویدا ہے جمالی ہاتھ میں

سامنے آنے کی ہمت کفر و باطل میں نہیں
تیغِ حق رکھتے ہیں وہ اپنے جلالی ہاتھ میں

رب ہے معطی، وہ ہیں قاسم، اس لیے رکھتے ہیں وہ
دائمی فیضان و جودِ لایزالی ہاتھ میں

ہو گئی ہے اس کو حاصل ربِّ اکبر کی رضا
ہاتھ جس نے دے دیا ہے ان کے عالی ہاتھ میں

بانٹتے ہیں حسن کی خیرات وہ زہرہ جمال
ہے بہارِ حسن پوشیدہ جمالی ہاتھ میں

جس پہ رکھ دیں ہاتھ، مل جائے اسے فوراً شفا
دیکھیے اعجازِ رب ان کے کمالی ہاتھ میں

دین و دنیا کے خزانے مالکِ کونین نے
دے دئے ہیں مصطفیٰ کے بے مثالی ہاتھ میں

دامنِ امید پھیلائے ہوں میں در پہ کھڑا
بھیک دیں سرکار اب میرے سوالی ہاتھ میں

مالک و مختار ہیں اشرفؔ محمد مصطفیٰ
''دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں''

۞۞۞

تمہارے پاؤں کے ذرّے ستارہائے فلک
تمہارے نازنیں لب کی ہنسی ضیائے فلک

جو ان کی عظمت و رفعت سے خوب واقف ہے
ہے ہیچ ان کی نگاہوں میں اعتلائے فلک

زمینِ مسکن و مدفن ہے سرورِ دیں کا
کہو نصیب پہ اپنے نہ کھلکھلائے فلک

مکینِ گنبدِ خضریٰ مدد کو آئیں گے
ہمارے درمیاں گر کوئی گل کھلائے فلک

رسولِ پاک کے احساں تلے دبے ہیں سبھی
زمیں کے حاکم و سلطاں ہو یا گدائے فلک

نظارے گنبدِ خضریٰ کے دیکھنے والے
بھلا وہ دیکھے گا کیا اب نظارہائے فلک

شہِ مدینہ کی مدحت میں زندگی گذرے
عطا ہو نعت کی توفیق اے خدائے فلک

ربِّ اکبر کا وہ پُر کیف نظارہ ہوکر
نور پھیلاتے رہے نور سراپا ہوکر

"فقرُ فخری" پہ بصد شوق عمل ان کا رہا
فاقہ کرتے رہے سلطانِ مدینہ ہوکر

گلشنِ نعت میں ہر وقت چہکتا ہے مرا
طائرِ جان و جگر بلبلِ شیدا ہوکر

مظہرِ نورِ خدا چیر دیا ہے تم نے
سینۂ ظلمتِ شب صبحِ دل آرا ہوکر

مشک و عنبر میں شرابور اسے کر ڈالا
"گذرے جس راہ سے وہ سیدِ والا ہوکر"

کہنا سرکار سے رو رو کے مرا حالِ زبوں
اے صبا جب کبھی گذرے تو مدینہ ہوکر

چل اے اشرفؔ تو شہنشاہِ مدینہ کے یہاں
کرتے ہیں غم کا مداوا وہ مسیحا ہوکر

✪✪✪

نبی کے ہجر میں عاشق نے ایسا حال کیا
جگر کو چھلنی کیا، دل کو پُر ملال کیا
قمر کا سینہ ہوا شق، پلٹ گیا سورج
نبی کے ایک اشارے نے وہ کمال کیا
شہِ مدینہ کی الفت نے اپنے غازے سے
ہماری صورت و سیرت کو پُر جمال کیا
طبیبِ بطحا نے لطف و کرم کے مرہم سے
ہمارے زخم کا کیا خوب اندمال کیا
ہماری مشکلیں آسان ہو گئیں فوراً
مدد کے قصد سے جب آپ کا خیال کیا
ہم اپنے بخت پہ آنسو بہا رہے تھے مگر
تمہارے لطف و کرم نے ہمیں نہال کیا
وہ خوش نصیب ہوا باغِ خلد کا حق دار
تمہارا نام لیے جس نے انتقال کیا
نبی کو اپنی طرح کہہ کے تو نے اے نجدی
خراب دین، عقیدے کو پائمال کیا
حضور کیجیے لطف و کرم کی مجھ پہ نظر
عدو نے دیکھیے جینا مرا محال کیا
عروجِ شعر و سخن بخشا نعت گوئی نے
نبی کی نعت نے اشرفؔ کو با کمال کیا

۞۞۞

زیست کے صحرا کو گلزار بنانے والے
اپنی امت کو جہنم سے بچانے والے
ظلمتِ کفر و جفا دل سے مٹانے والے
شمعِ ایمان و یقیں دل میں جلانے والے
بت پرستی کا ہر اک نقش مٹانے والے
منہ کے بل سارے بتوں کو وہ گرانے والے
جلوۂ حسنِ ازل بن کے بصد ناز و ادا
میری بیتاب نگاہوں میں سمانے والے
اللہ اللہ یہ شفقت، یہ کرم ، رو رو کر
اپنی امت کے لیے آنکھیں سُجانے والے
عمر بھر دین کی تبلیغ کو بے چین رہے
رب کا پیغام زمانے کو سنانے والے
رنج و آلام کے سینے پہ لگا کر مرہم
اپنی روتی ہوئی امت کو ہنسانے والے
اپنے قدموں میں مجھے بخش دو تھوڑی سی جگہ
اپنے دامن میں غلاموں کو چھپانے والے
اپنے اشرفؔ پہ عنایت کی نظر فرمائیں
اس کے حالات پہ ہنستے ہیں زمانے والے

۞۞۞
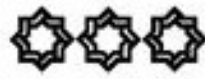
مال و زر چاہئے نہ تختِ سلیماں ہم کو
شہرِ طیبہ کا بنا دیجیے مہماں ہم کو

اپنے الطاف و عنایت کے گلوں سے آقا
اب تو کر دیجیے فردوس بداماں ہم کو

اپنی قسمت کی بلندی پہ سدا ناز کریں
مصطفیٰ کہہ دیں اگر اپنا ثنا خواں ہم کو

زیست کا باغ ہے پامالِ خزاں برسوں سے
پھول کے جیسا کِھلا ابرِ بہاراں ہم کو

اپنی الفت میں ہمیں ایسا گُما دیں آقا
جیتے جی کچھ نہ رہے ہوشِ تن و جاں ہم کو

تیرے قدموں پہ نچھاور کریں اپنی ہستی
مثلِ پروانہ بنا شمعِ فروزاں ہم کو

واسطہ حضرتِ حسّاں کا بنا دے یا رب
اپنے محبوبِ مکرّم کا ثنا خواں ہم کو

ان کی رحمت کے حصاروں میں سدا رہتے ہیں
آنکھیں دکھلائے نہ ہرگز غمِ دوراں ہم کو

آنکھیں روتی ہیں، جگر چھلنی ہوا جاتا ہے
مار ڈالے نہ کہیں نالۂ و افغاں ہم کو

نعت گوئی کا ہی لگتا ہے یہ ثمرہ اشرفؔ
شُعَرَا کہنے لگے ہیں جو سخن داں ہم کو

رب کی عنایتوں کا جلوہ دکھا دیے ہیں
اپنی سخاوتوں کا دریا بہا دیے ہیں
صحرائے گمرہی میں بھٹکے گی کیسے امت
نفع و ضرر کا اس کو رستہ بتا دیے ہیں
قدرت کے کارخانے کا شاہکار ٹھہرے
اعجاز مصطفیٰ نے سب کو دکھا دیے ہیں
انصاف کے علَم کو آقا نے کر کے اونچا
ظلم و جفا کے سارے نقشے مٹا دیے ہیں
اللہ رے ان کی رحمت، لوگوں پہ ان کی شفقت
ٹوٹے ہوئے دلوں کو باہم ملا دیے ہیں
الفت کے سارے رستے ہموار کر کے تم نے
نفرت کے راستے میں کانٹے بچھا دیے ہیں
آقا نے روزِ محشر، پیشِ خدائے برتر
امت کو مغفرت کا مژدہ سنا دیے ہیں
عشقِ شہِ مدینہ! ممنون ہم ہیں تیرے
ہم نے تری بدولت سب غم بھلا دیے ہیں
صدیق نے، عمر نے، عثماں نے اور علی نے
تبلیغِ دیں کی خاطر سب کچھ لٹا دیے ہیں
رشکِ گلاب کہیے اشرفؔ انہیں، جنھوں نے
مہر و وفا کے، جگ میں غنچے کِھلا دیے ہیں

۞۞۞

یقیناً اک حسیں شہکار ہیں وہ کلکِ قدرت کا
گلابِ خوشنما لاریب ہیں باغِ رسالت کا
شبِ اسریٰ وہ پل بھر میں مکاں سے لا مکاں پہنچے
لگائے کون اندازہ نبی کی پاک سرعت کا
تعالیٰ اللہ! محمد مصطفیٰ کی عظمت و رفعت
شرف حاصل ہوا اسریٰ میں نبیوں کی امامت کا
نہیں ہے کوئی بھی شے دو جہاں کی ان سے پوشیدہ
نبی حکمت کا گھر ہیں اور علی ہیں باب حکمت کا
نہ گھبراؤ گنہگارو، نہ گھبراؤ سیہ کارو
سجا ہے مصطفیٰ کے ماتھے پر سہرا شفاعت کا
مسیحائے زماں ہیں وہ، انیسِ بیکساں ہیں وہ
وہی ماویٰ و ملجا ہیں سیہ کارانِ امت کا
دو عالم کی شہنشاہی خدائے پاک نے بخشی
جدھر دیکھو ادھر جھنڈا گڑا ہے ان کی عظمت کا
حضوری کی کوئی صورت نکالیں رحمتِ عالم !
ارادہ کب سے ہے دل میں مدینے کی زیارت کا
اٹھا کر عدل کی تلوار اپنے دستِ اقدس میں
کلیجہ چیر ڈالا آپ نے ظلم و بغاوت کا
جو دنیا میں ابھی ایمان و دیں کا بول بالا ہے
اثر یہ ہے رسولِ پاک کے درسِ ہدایت کا
زیارت جس نے کی ہے تربتِ اقدس کی اے اشرؔف
اسے مژدہ سنایا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت کا

مصطفیٰ لطف و عنایت کیجیے
دور سارے رنج و کلفت کیجیے
احمدِ مُرسل کی نعتِ پاک سے
اوج پر خامے کی قسمت کیجیے
یہ عمل ہے باعثِ اجر و ثواب!!
صدق دل سے ان کی مدحت کیجیے
دین و ایماں کی یہی پہچان ہے
مصطفیٰ سے عشق و الفت کیجیے
خانۂ دل میں جلا کر شمعِ دیں
نور سے معمور سیرت کیجیے
کہہ گئے ہیں سیدی احمد رضا
"ذکرِ آیاتِ ولادت کیجیے"
سر پہ چھائی ہے مصیبت کی گھٹا
دور یہ رنج و مصیبت کیجیے
مفلسی نے توڑ رکھی ہے کمر
اندمالِ زخمِ غربت کیجیے
لے کے ہاتھوں میں علَم اسلام کا
عام پیغامِ رسالت کیجیے
دم میں جب تک دم ہے اے اشرف رضا
دین کی نشر و اشاعت کیجیے
"اذھبوا" فرما دیا سب نے حضور
اپنے اشرفؔ کی شفاعت کیجیے

۞۞۞

وہ سرورِ کونین جو ماویٰ ہے ہمارا
قدموں پہ نثار ان کے قبیلہ ہے ہمارا

سلطانِ مدینہ سے وہ رشتہ ہے ہمارا
جس رشتے پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا

دنیا کے کسی تمغے کی حاجت نہیں ہم کو
عشقِ شہِ کونین ہی تمغہ ہے ہمارا

اس شہر کی عظمت پہ سبھی عظمتیں قرباں
جس شہر میں مدفوں شہِ بطحا ہے ہمارا

امریکہ و لندن کے سفر کی نہیں خواہش
ہے خواہشِ طیبہ جہاں ملجا ہے ہمارا

اخلاقِ حَسَن کا ہمیں اب کر دیں نمونہ
سرکار غلط طور طریقہ ہے ہمارا

اللہ کے محبوب کی الفت سے اے اشرفؔ
صد شکر کہ معمور یہ سینہ ہے ہمارا

وہ جو غم خوار ہیں ناداروں کے
ہیں معالج وہی بیماروں کے

لے کے سیرت سے قیادت کے اصول
کام بن جاتے ہیں سالاروں کے

آپ کے پاک پسینے کے حضور
مشک بے کار ہیں عطّاروں کے

تیری چوکھٹ ہے وہ چوکھٹ کہ جہاں
"ماتھے گھس جاتے ہیں سرداروں کے"

حشر کے دن وہ تڑپ جائیں گے
دیکھ کر حال گنہ گاروں کے

اپنی تقدیر پہ نازاں ہے قمر
چُن کے ذرے تری پیزاروں کے

ان کے دامانِ کرم میں اشرفؔ
جرم چھپ جاتے ہیں بدکاروں کے

❁❁❁

ہدایت کا سامان لائے محمد
ضلالت کا نقشہ مٹائے محمد

سجودِ عقیدت لُٹانے کی خاطر
بصد شوق کیجے ثنائے محمد

ہویدا ہے قرآن سے یہ حقیقت
رضائے خدا ہے رضائے محمد

محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
سجی بزمِ امکاں برائے محمد

مرے فن کی کھیتی ہو سیراب مولیٰ
بفیضانِ ابرِ سخائے محمد

گنہ گار و بدکار کو زیرِ دامن
بروزِ قیامت چھپائے محمد

اجابت کا در کھول دیتی ہے فوراً
مؤثّر ہے ایسی دعائے محمد

گدائے جہاں پیٹ بھرتا ہے جس سے
ہے بیشک وہ جود و عطائے محمد

شہنشاہی دنیا کی کس جا کھڑی ہے؟
کہو برملا! زیرِ پائے محمد

قیامت کی گرمی سے گھبرا نہ مجرم
چھپا لے گی تجھ کو ردائے محمد

خداوندِ قدّوس اشرفؔ رضا کو
دے توفیقِ مدح و ثنائے محمد

✿✿✿

سدا پھول رحمت کے برسانے والے
غلاموں پہ اپنے ترس کھانے والے
مِرے جرم کی رب سے کر دیں سفارش
گنہ گار پر لطف فرمانے والے
بنایا ہے رب نے تجھے مالکِ کُل
تِرے در کی نعمت ہیں سب کھانے والے
شرابِ ہدایت کے ساقی تمہیں ہو
اگر چہ ہزاروں ہیں میخانے والے
بھٹکتوں کو حق و صداقت کا رستہ
رسولِ خدا آپ دِکھلانے والے
درِ مصطفیٰ پر چلو اے گداؤ
نہیں ہاتھ خالی وہ لوٹانے والے
شفاعت کا سہرا جبیں پر سجائے
قیامت کے دن جلوہ فرمانے والے
بہت خوب احمد رضا کہہ گئے ہیں
''چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے''
غلامِ حبیبِ خدا ہوں میں اشرفؔ
کوئی غم نہیں لاکھ ہوں تھانے والے

✿✿✿

مظہرِ ذاتِ خدا ہو

نازشِ ہر دوسرا ہو

مصطفیٰ ہو، مجتبیٰ ہو

مُبتدا ہو، مُنتہیٰ ہو

پیکرِ صبر و رضا ہو

حاملِ صدق و صفا ہو

مفلسوں کا آسرا ہو

درد مندوں کی دوا ہو

باغِ ہستی کا یقیناً

تم گلابِ خوشنما ہو

چلچلاتی دھوپ میں تم

سایۂ زلفِ دوتا ہو

جس کے قطرے مثلِ گوہر

آپ وہ بحرِ عطا ہو

فاطمہ زہرا کے صدقے

قومِ مسلم کا بھلا ہو

خوشبوئے عشقِ نبی سے

سینۂ اشرفؔ بھرا ہو

آپ کا انعام ہو ہی جائے گا
سائلوں کا کام ہو ہی جائے گا

بادۂ عشقِ محمد ایک دن
بادۂ گلفام ہو ہی جائے گا

مصطفیٰ کی نعت گوئی کے سبب
شاعروں میں نام ہو ہی جائے گا

ان کی چشمانِ کرم کی دیر ہے
دل کو پھر آرام ہو ہی جائے گا

ان کی طاعت میں اگر گذرے حیات
خوب تر انجام ہو ہی جائے گا

حشر کے دن مصطفیٰ کی ذات سے
''شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا''

سن اے گستاخِ پیمبر قبر میں
تیرا چکّا جام ہو ہی جائے گا

مصطفیٰ کے عشق میں اشرفؔ رضا
بندۂ بے دام ہو ہی جائے گا

یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا
نام کی مالا جپا پھر تجھ کو کیا

جاں نثار ان پر کیا پھر تجھ کو کیا
اپنا سب کچھ تج دیا پھر تجھ کو دیا

ناداں نجدی بہرِ ایصالِ ثواب
فاتحہ میں نے پڑھا پھر تجھ کو دیا

الفتِ شاہِ مدینہ کے سبب
سُنّی جنت میں گیا پھر تجھ کو کیا

تو بنا ابلیس و شیطاں کا غلام
میں غلام ان کا بنا پھر تجھ کو کیا

بخت سے نجدی گیا ''تھانہ بھون''
سوئے طیبہ میں گیا پھر تجھ کو کیا

غایتِ تعظیم میں اشرفؔ کا سر
پیشِ روضہ گر جھکا پھر تجھ کو کیا

اپنے رب کا دلارا ہمارا نبی
سب کی آنکھوں کا تارا ہمارا نبی
شمعِ دیں کا اُجالا ہمارا نبی
مثلِ صبحِ دل آرا ہمارا نبی
علم و حکمت کا دریا ہمارا نبی
جود و بخشش کا دھارا ہمارا نبی
سب کا ملجا و ماویٰ ہمارا نبی
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی
آسمانِ رسالت کا بدرِ منیر
سب رسولوں میں اعلیٰ ہمارا نبی
یوں تو چمکے اُجالوں میں لاکھوں مگر
ظلمتِ شب میں چمکا ہمارا نبی
اپنے قدموں سے بخشا فلک کو عروج
شبِ اسریٰ کا دولہا ہمارا نبی
آسمان و زمیں ان کے زیرِ نگیں
سرورِ دین و دنیا ہمارا نبی
مفت میں کرتے ہیں ہر مرض کا علاج
ہیں رحیم و مسیحا ہمارا نبی
اس لیے حق ہوا ''امتناعِ نظیر''
حسن و خوبی میں یکتا ہمارا نبی
تم بھی اشرفؔ رضا بولو مثلِ رضا
''سارے اچھوں میں اچھا ہمارا نبی''

۞۞۞

حکم خدا کا بتاتے یہ ہیں
سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں
نقشِ گناہ مٹاتے یہ ہیں
گل بخشش کا کھِلاتے یہ ہیں
قیدِ الم سے چھڑاتے یہ ہیں
نیّا پار لگاتے یہ ہیں
بچھڑے ہوئے کو مِلاتے یہ ہیں
روتے ہوئے کو ہنساتے یہ ہیں
تاجِ شفاعت سر پہ سجائے
رحمت بن کر آتے یہ ہیں
بہرِ ہدایت، بہرِ سعادت
رب سے قرآں لاتے یہ ہیں
ان کی رحمت پر میں قرباں
جرم پہ مژدہ سناتے یہ ہیں
اپنی امت کی خاطر ہی
پَل پَل اشک بہاتے یہ ہیں
شافع، نافع، رافع، دافع
رب سے کیا کیا پاتے یہ ہیں
مہر و وفا کا، صدق و صفا کا
سب کو پاٹھ پڑھاتے یہ ہیں
اشرفؔ نعتِ پاک کے صدقے
بگڑے کام بناتے یہ ہیں

✿✿✿
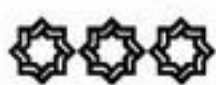
واہ کیا مرتبہ سرکار ہے اعلیٰ تیرا
عرش پہ شان سے اڑتا ہے پھریرا تیرا
مسکنِ ناز ہوا عرشِ معلّیٰ تیرا
محرمِ راز بنا بلبلِ سدرہ تیرا
والضحیٰ چہرہ تو واللیل معطّر گیسو
نور و نکہت سے ہے معمور سراپا تیرا
تیرے جیسا کوئی دنیا میں حسیں ہے ہی نہیں
آئینہ دیکھ کے حیران ہے تلوہ تیرا
خشک و تر، جن و بشر، اہلِ نظر، اہلِ ہنر
کس پہ احسان نہیں حضرتِ والا تیرا
مالکِ کُل تجھے اللہ نے بنایا ہے شہا
ذرّے ذرّے پہ دو عالم کے ہے قبضہ تیرا
انبیا اور رسولوں پہ فضیلت بخشی
مِہرَباں تجھ پہ ہے اللہ تعالیٰ تیرا
تیری صورت، تیری سیرت پہ ہے قربان جہاں
دل کو بھاتا ہے بہت طور طریقہ تیرا
تیرے اعجاز پہ حیران ہے دنیا اب تک
چاند دو ٹکڑے ہوا پا کے اشارہ تیرا
پیٹ بھرتا ہے غریبوں کا ترے کوچے میں
اغنیا پلتے ہیں کھا کھا کے نوالہ تیرا
نعت گوئی کا سلیقہ ہو عطا اشرفؔ کو
تا کہ یہ وصف بیاں کر سکے شاہا تیرا

۞۞۞

رب کا پیغام سنانے والے
راستہ حق کا بتانے والے
قیدِ کلفت سے چھڑانے والے
نارِ دوزخ سے بچانے والے
پھول رحمت کا کھِلانے والے
رونے والوں کو ہنسانے والے
فیض کا دریا بہانے والے
موتی بخشش کا لٹانے والے
عدل کی تیغ چلانے والے
گردنِ ظلم اڑانے والے
روٹھے بھائی کو منانے والے
قرض بھائی کا چکانے والے
بایقیں رحمتِ عالم بن کر
شان سے دہر میں آنے والے
لے کے ہاتھوں میں چراغِ ایماں
ظلمتِ کفر مٹانے والے
مرحبا! صلِّ علیٰ، صلِ علیٰ
رب سے قرآن اے لانے والے
رکھیے مجرم پہ سدا چشمِ کرم
جا بجا پھرتے ہیں تھانے والے
جائے عبرت ہے یہ دنیا اشرفؔ
''جانے والے، نہیں آنے والے''

✿✿✿

جسم سرکار کا نورانی ہے
رنگ سرکار کا عرفانی ہے
شرک ہرگز نہیں تعظیمِ نبی
یہ تو نجدی تری من مانی ہے
اپنی تربت میں نبی زندہ ہیں
"مثلِ سابق وہی جسمانی ہے"
غیر ممکن ہے ملے کوئی نظیر
ذات سرکار کی لا ثانی ہے
عشقِ سرکار کو حاصل ہے بقا
باقی ہر چیز یہاں فانی ہے
دو جہاں کی ملی دولت اس کو
بات جس نے بھی تری مانی ہے
نفس کے حیلے بہانے توبہ!!
بچ کے رہیے کہ عدو جانی ہے
اپنی قسمت کا سکندر ہے وہ
خاکِ در جس نے تری چھانی ہے
نعت گوئی کی بدولت اشرفؔ
فن کو حاصل ترے سلطانی ہے

۞۞۞

معطّر معطّر تمہاری گلی ہے
اسی سے کلی سب کے دل کی کھِلی ہے
اَغِثْنِی رسولِ خدا جو پکارا
اچانک ہماری مصیبت ٹلی ہے
قمر ٹکڑے کر دیں، شجر کو بلائیں
خدا سے انہیں ایسی قدرت ملی ہے
وہ ہے عالمِ غیب رب کی عطا سے
وہی راز دارِ خفی و جلی ہے
محمد، محمد، محمد، محمد
یہ نامِ مقدّس شکر کی ڈلی ہے
برائے مدد ان کو جب سے پکارا
صفِ اشقیا میں عجب کھلبلی ہے
مسیحائے عرب و عجم دور کر دیں
مسلّط دل و جان پر بے کلی ہے
ثنائے حبیبِ خدا کرتے کرتے
یہ عزّت ملی ہے، یہ شہرت ملی ہے
تمھیں حالِ دل کیا سناؤں اے آقا
مری ساری حالت تو تم پر کھُلی ہے
نبی کی ثنا خوانی کی ہی بدولت
تجھے آج اشرفؔ یہ عزت ملی ہے

ذکرِ رسولِ پاک میں آنکھیں جو تر کریں
حصّے میں اپنے قیمتی لعل و گُہر کریں

تیرے درِ کرم کے سوا رخ کدھر کریں
سرکار حالِ بد پہ کرم کی نظر کریں

گر دیکھنی ہو آپ کو جنت کی وادیاں
شہرِ رسولِ پاک کی جانب سفر کریں

رنج و الم کی بدلیاں چھٹ جائیں گی ابھی
سلطانِ دو جہاں جو کرم کی نظر کریں

بن جائے گی حیات جہنم سے بھی بُری
سلطانِ دو جہاں نہ عنایت اگر کریں

ایمان کی کسوٹی ہے عشقِ رسولِ پاک
دل کو نبی کے عشق کا پاکیزہ گھر کریں

فرمانِ مصطفیٰ کا رکھیں ہر گھڑی خیال
توبہ کریں، گناہوں سے ہر دم حذر کریں

صحنِ حیات اس کا چمک اٹّھے سر بسر
اشرفؔ پہ اک تجلّی اے رشکِ قمر کریں

۞۞۞

زبان و خامہ ہیں محوِ ثنائے آلِ رسول
وفورِ شوق میں مدحت سرائے آلِ رسول

رخِ حبیبِ خدا سے یہ فیضیاب ہوئی
جہاں میں اس لیے پھیلی ضیائے آلِ رسول

غم و الم کی تپش ہم کو کیا ستائے گی
تنی ہے جب کہ سروں پر ردائے آلِ رسول

ہمارے جرم و خطا بخش دے خدائے کریم
برائے آلِ رسول و برائے آلِ رسول

لپٹ کے قدموں سے روتی ہے اس کی دارائی
جگہ ملی ہے جسے زیرِ پائے آلِ رسول

وہ خوش نصیب ہے، ایمان اس کا کامل ہے
کہ جس کے دل میں بسی ہے وِلائے آلِ رسول

زمین والوں کی ٹوپی سرکنے لگتی ہے
بلندیوں پہ ہے اتنی سمائے آلِ رسول

تمہارے شعر و سخن کو جِلا ملے گی ضرور
ہمیشہ کیجیے مدح و ثنائے آلِ رسول

خدا کے فضل سے امت کی خشک کھیتی میں
برستا رہتا ہے ابرِ عطائے آلِ رسول

وہ اپنے وقت کا سلطان بن گیا اشرفؔ
نصیب سے جو ہوا خاکِ پائے آلِ رسول

اے حسین ابنِ علی بہرِ خدا امداد کن
از پئے حضرت محمد مصطفیٰ امداد کن
پارۂ قلبِ علی مشکل کُشا امداد کن
"گُل رُخا، شہزادۂ گلگوں قبا امداد کن"
مہر جلوہ، حاملِ صدق و صفا امداد کن
مہ لقا و پیکرِ صبر و رضا امداد کن
نازشِ بزمِ امامت، اے امام عالی مقام
اے شہیدِ نازِ خاکِ کربلا امداد کن
آپ کے نانا کی امت کے سروں پر دیکھیے
چھائی ہے رنج و مصیبت کی گھٹا امداد کن
توڑ رکھّی ہے کمر سنگِ حوادث نے مری
ناصرِ دیں، دافعِ کرب و بلا امداد کن
موجِ دریائے سخاوت، پیکرِ جود و عطا
چند قطرے جامِ رحمت سے پلا امداد کن
لختِ قلبِ فاطمہ و نورِ عینِ مرتضیٰ
تیرا اشرف ہے مصائب میں گھِرا امداد کن
اپنے نانا جان کے صدقے میں کردیں ختم اب
رنج و آلامِ دلِ اشرفؔ رضا امداد کن

۞۞۞
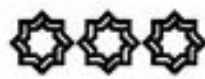
مرتبہ اے شہِ بغداد ہے اعلیٰ تیرا
عرشِ اعظم پہ فرشتوں میں ہے چرچا تیرا

نورِ سرکار کا پرتَو ہے سراپا تیرا
محوِ حیرت ہے قمر دیکھ کے جلوہ تیرا

جو تجھے دیکھ لے اک بار وہ سو بار کہے
پُر کشش حد سے زیادہ ہے نظارہ تیرا

اُدَبا شوق سے لکھتے ہیں سوانح تیری
شُعَرا شوق سے پڑھتے ہیں قصیدہ تیرا

کیوں نہ پھر تیرے تصرّف میں ہوں دنیاوی امور
مالکِ جن و بشر جب کہ ہے نانا تیرا

ہو کے بے خوف و خطر تیری حمایت کے سبب
شیر کو چیر دیا کرتا ہے کتّا تیرا

تیرے عشاق رہیں پیاسے یہ ممکن ہی نہیں
جود و بخشش کا رواں جب کہ ہے چشمہ تیرا

پھول جیسا ترا لہجہ ہے غلاموں کے لیے
اہلِ باطل کے لیے تیغ ہے خطبہ تیرا

دین کی گتّھیاں پل بھر میں سلجھ جاتی ہیں
شارحِ نبوی فرامین ہے خامہ تیرا

تیرے فرمان پہ کرتے ہیں عمل سارے ولی
اصفیا چلتے ہیں جس پہ وہ ہے رستہ تیرا

قلبِ اشرفؔ کی سیاہی کو مٹا دے شاہا
سارے عالم میں ہے مشہور اجالا تیرا

۞۞۞

رب کا عابد بھی ہے، ذاکر بھی ہے عبد القادر
اور صابر بھی ہے، شاکر بھی ہے عبد القادر
وہ محدّث، وہ مفسّر، وہ مجدّد دیں کا
عالمِ باطن و ظاہر بھی ہے عبد القادر
واقفِ سرِّ جلی، واقفِ اسرارِ خفی
عالمِ باطن و ظاہر بھی ہے عبد القادر
پیکرِ صدق و صفا، حاملِ افکارِ علیٰ
پیکرِ جود بھی، صابر بھی ہے عبد القادر
مفتیِ شرعِ متیں، قاضیِ دینِ برحق
علم الافلاک کا ماہر بھی ہے عبد القادر
اس کی ہیبت سے لرزتے ہیں زمانے والے
بندہ قاہر کا بھی قاہر بھی ہے عبد القادر
دینِ اسلام کا بے لوث مبلغ، واعظ
دین کا حامیِ و ناصر بھی ہے عبد القادر
زندگی وقف تھی ترویجِ شریعت کے لیے
دین کے قصر کا آمر بھی ہے عبد القادر
اہلِ باطل کے لیے موت کا پیغام بھی وہ
کاسرِ شوکتِ فاجر بھی ہے عبد القادر
ربِّ اکبر نے اسے بخشی ہے قدرت اشرفؔ
"کارِ عالم کا مدبّر بھی ہے عبد القادر"

۞۞۞

رہبر و رہنما محبِ رسول
حق نگر، حق نما محبِ رسول

باعمل، با خدا محبِ رسول
صوفیِ باصفا محبِ رسول

صاحبِ اتّقا محبِ رسول
متقی، پارسا محبِ رسول

مقتدی، مقتدیٰ محبِ رسول
عاشقِ مصطفیٰ محبِ رسول

رخ سے پردہ ہٹا محبِ رسول
اپنا جلوہ دکھا محبِ رسول

عابد و زاہد و فقیہِ عصر
فِقہ کا ضابطہ محبِ رسول

نازشِ محفلِ شریعت آپ
دین کا آئینہ محبِ رسول

قوم و ملت کو نیک کاموں کی
دے رہے ہیں صدا محبِ رسول

ہے مسلّط سروں پہ، دور کرو
رنج و غم کی گھٹا محبِ رسول

ہر طرف چاندنی بکھیرتی ہے
تیرے رخ کی ضیا محبِ رسول

محرمِ راز تم تصوّف کے
یکے از اولیا محبِ رسول

اپنے ابرِ کرم کی بوندوں سے
غنچۂ دل کھِلا محبِ رسول

آپ کی جنبشِ قلم نے بڑا
کام اچھا کیا محبِ رسول

سچ کہا ہے رضا بریلوی نے
''زبدۃ الاتقیا محبِ رسول''

ہے گذارش قبول کر لیجے
نذرِ اشرفؔ رضا محبِ رسول

۞۞۞
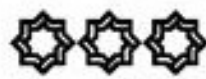
کتنا اچھا ہے احمدِ نوری
کتنا ستھرا ہے احمدِ نوری

باعمل، باخدا، کریم و سخی
علم والا ہے احمدِ نوری

نازشِ محفلِ تصوف وہ
کتنا اعلیٰ ہے احمدِ نوری

زاہد و متقی نہیں بلکہ
زہد و تقویٰ ہے احمدِ نوری

جس سے روشن ہے شاہ راہِ حیات
وہ اجالا ہے احمدِ نوری

وہ "سراج العوارف" فقرہ
دل کو چھوتا ہے احمدِ نوری

زبدۃ الاصفیاء تمہارا لقب
کتنا اچھا ہے احمدِ نوری

آپ کے جسم پہ لبادۂ فقر
خوب جچتا ہے احمدِ نوری

ہر طرف آپ کی بزرگی کا
خوب چرچا ہے احمدِ نوری

ہو کرم، گردشِ زمانہ نے
دل دکھایا ہے احمدِ نوری

میرے ایوانِ دل میں اے اشرفؔ
جلوہ فرما ہے احمدِ نوری

۞۞۞

محرمِ رازِ قدرت پہ لاکھوں سلام
جلوۂ حسنِ فطرت پہ لاکھوں سلام
فخرِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
نورِ عینِ صداقت پہ لاکھوں سلام
مخزنِ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
قاسمِ کنز و نعمت پہ لاکھوں سلام
حاملِ شان و شوکت پہ لاکھوں سلام
مالکِ ہشت جنت پہ لاکھوں سلام
مظہرِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
نگہِ لطف و عنایت پہ لاکھوں سلام
ان کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام
ان کی بے مثل سیرت پہ لاکھوں سلام
ان کی ایمانی غیرت پہ لاکھوں سلام
ان کی دینی حمیّت پہ لاکھوں سلام
ظلم سہتے رہے، مسکراتے رہے
ان کی پاکیزہ عادت پہ لاکھوں سلام
ان کے جیسا ہوا ہے، نہ ہوگا کوئی
ان کی شکل و شباہت پہ لاکھوں سلام
مالکِ بحر و بر، حاکمِ خشک و تر
ان کی ابدی حکومت پہ لاکھوں سلام
صدق دل سے اے اشرفؔ رضا قادری
بھیج آقا کی عظمت پہ لاکھوں سلام

✿✿✿
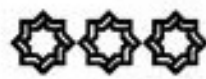
مظہرِ ذاتِ خدا تم پہ کروڑوں درود
سرورِ کُل انبیا تم پہ کروڑوں درود
حاملِ صبر و رضا تم پہ کروڑوں درود
پیکرِ صدق و صفا تم پہ کروڑوں درود
دافعِ ظلم و جفا تم پہ کروڑوں درود
رافعِ کفر و وبا تم پہ کروڑوں درود
رنج وغم کی دھوپ ہے، سائے کے محتاج ہیں
صاحبِ زلفِ دوتا تم پہ کروڑوں درود
بیکس و مجبور ہیں، رنج و غم سے چور ہیں
درد کی کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود
آپ کے ہوتے ہوئے، حالِ دل کس سے کہیں
خَلق کے حاجت روا تم پہ کروڑوں درود
مفلس و نادار ہیں، حاضرِ دربار ہیں
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود
انبیاء و اولیا، اتقیاء و اصفیا
جان کرتے ہیں فدا تم پہ کروڑوں درود
دنیا میں تم آ گئے، آ کر سب پر چھا گئے
مرحبا صد مرحبا تم پہ کروڑوں درود
مجرم و بدکار کو، اپنے گنہگار کو
اپنے دامن میں چھپا تم پہ کروڑوں درود
خالی دامن کو بھرو، للہ بخشش اب کرو
اشرفؔ بھی ہے اک گدا تم پہ کروڑوں درود

GULBAN E BAAG E NOOR
by Ashraf Raza Qadri

کشت رضا میں گلِ اشرف کی خوشبو

محمد اشفاق احمد غوری
ایڈمنسٹر نعت آشنا سوشل میڈیا نیٹ ورک (پاکستان)

حضرت مولانا اشرف رضا قادری کے کلام میں فکر رضا، قرآن و حدیث کے مضامین، سیرت اور صورت نبوی، جمال و کمال حضور اکرم ﷺ اوامر و نواہی، عقیدہ و عقیدت، حب رسالت مآب ﷺ شفاعت طلبی، استغاثہ، حضوری کا ذوق، مدینہ منورہ کی زیارت کی خواہش اور اپنے آقا کریم ﷺ سے بے پایاں محبت کا اظہار جیسے مشکبار موضوعات کا خوب صورت مرقع ہے اور مولانا موصوف نے ان مضامین کو بڑی خوب صورتی اور مہارت سے منظوم کیا ہے۔

پوری کتاب میں بھرتی کا مصرع تو کیا ایک لفظ بھی ڈھونڈے سے نہیں ملتا، اللہ تعالی نے انہیں لفظوں کو برتنے کا ہنر دیا ہے۔ مصرع سازی کی مہارت دی ہے، فکر و فن کو رفعت آشنا کیا ہے۔

اللہ تعالی ان کی کاوشات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کے ہر ہر حرف کے عوض دنیا و عقبیٰ میں اپنی شان کے مطابق بے بہا انعامات سے نوازے۔ آمین یا رب العالمین

AMEEN-E-SHARIAT DARUL MUTALA
Baloda Bazar, Chhattis Garh